خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجمل

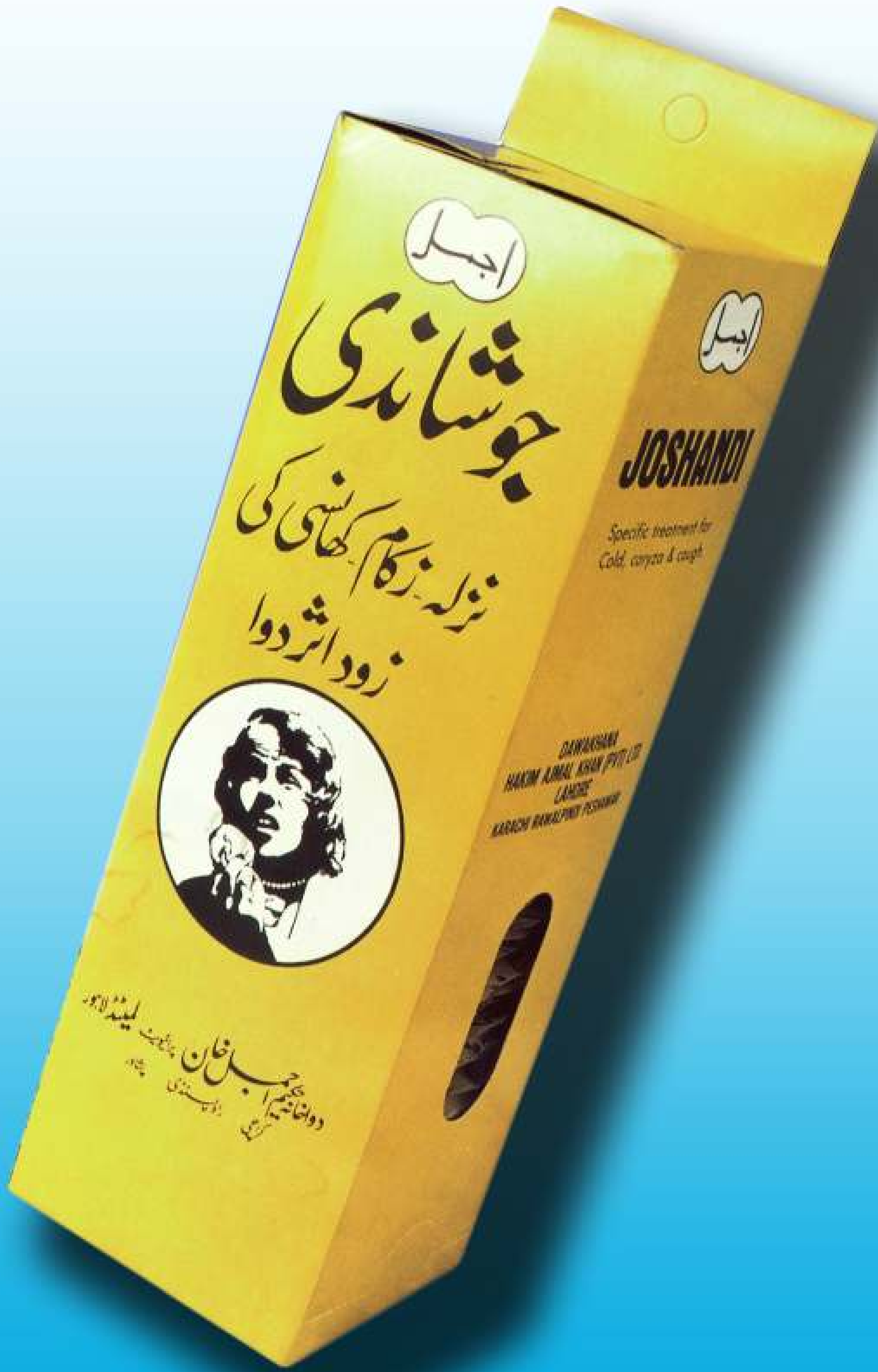
ماہنامہ

لاہور

اجمل

یکے از مطبوعات

دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیویٹ) لمیٹڈ



اجمل
جوشاندی
نزلہ۔زکام۔کھانسی کی
زود اثر دوا
JOSHANDI
Specific treatment for
Cold, coryza & cough.
DAWAKHANA
HAKIM AJMAL KHAN (PVT) LTD
LAHORE
KARACHI RAWALPINDI PESHAWAR

رجسٹرڈ سی پی ایل ۲۵۶

ماهنامه

اجمل

لاہور

جلد نمبر ۱ مارچ ۱۹۹۷ء ذیقعد ۱۴۱۷ شمارہ نمبر ۹

مدیرِ اعلیٰ — مُنیر نبی خاں

نائب مدیر —— حکیم عبدالستار خاں نیازی

سرپرست و معاونین

- ڈاکٹر نعیم الدین خاں
- جناب جلیل نبی خاں
- جناب حکیم مشیر نبی خاں
- جناب تنویر نبی خاں
- جناب معید نبی خاں
- جناب حکیم ضیاء النبی خاں

قانونی مشیر

- خواجہ محمد اکرم سینئر ایڈووکیٹ

خطاطی :۔ مُشتاق احمد بھٹہ

محترمہ مہرجہاں بیگم چیف ایگزیکٹو دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور کے زیرِ اہتمام میسرز درسٹائل پرنٹر لاہور سے شائع کیا

مدیرِ اعلیٰ :۔ مُنیر نبی خاں

نائب مدیر :۔ عبدالستار خان نیازی

علمی، ادبی، طبّی مجلّہ

خاندانِ شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اس شمارے میں

عنوان —— صفحہ نمبر

—— مقامِ اشاعت ——

دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ریلوے روڈ، لاہور

فیکس: ۷۱۲۰۵۴۲ ● ٹیلیفون نمبر ۷۳۵۴۲۲۶

قیمت فی شمارہ —— ۱۰ روپے

سالانہ چندہ —— ۱۰۰ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر اُس سے چھین لیتے ہیں۔ تو وہ نااُمید اور ناشکر ہو جاتا ہے۔ اور اگر اُس کو تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی ہو۔کسی نعمت کا مزہ چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دُکھ درد رخصت ہوا (اب کبھی نہ ہوگا) پس وہ اترانے لگتا ہے۔شیخی بگھارنے لگتا ہے مگر جو لوگ متنقل مزاج ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہوتے۔ایسے لوگوں کے لیے بڑی مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

(سورۃ ہود پ۱۲، آیت ۹ سے ۱۲)

اَلْحَدِیث

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔کہ۔ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ۔جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور بُرے کام سے رنج و قلق ہو۔تو۔تم مؤمن ہو۔

تشریح۔مطلب یہ ہے کہ ایمان کے خاص آثار اور علامات میں سے یہ ہے کہ آدمی جب کوئی نیک عمل کرے تو اس کے دل کو فرحت و مسرت ہو اور جب اُس سے کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے تو اس کو رنج و غم ہو یہ ایمان کی علامت ہے۔

(مسند احمد)

ایڈیٹر کے قلم سے

سَن تھا ۱۹۰۶ء ، مقام ڈھاکہ، مقصد ایک جماعت کی تشکیل نو، شخصیات تھیں۔ نواب وقارالملک، سرسلیم اللہ، آغا جان اور مسیح الملک حکیم اجمل خان۔

نواب ڈھاکہ سرسلیم اللہ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی قرارداد پیش کی۔ حکیم صاحب نے اس کی تائید کی۔ قرارداد منظور ہوئی۔ یہ آغاز تھا ہندوستان میں مسلمانوں اور حکیم صاحب کی سیاسی زندگی کا۔ پورے اکتالیس برس کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کی انقلابی قیادت میں پاکستان بنا اور کرۂ ارض پر سب سے بڑی اسلامی حکومت وجود میں آگئی۔ اس کے ساتھ ہی قربانی کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔

وقت رکتا نہیں گزر جاتا ہے۔ سال ۱۹۶۵ء بھی آپہنچا اور ایک بار پھر اہل وطن یک جا ہوئے اور قربانی کی وہ مثال قائم کی کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے تاریخ کا باب بن گئی۔

اَب سال ہے ۱۹۹۷ء، جس قوم نے ہر موقعہ پہ ملک کی سلامتی کے لیے کوئی کسر نہ اٹھائی مَیں کس طرح یقین کروں کہ اس موقعہ پہ ملک کے لیے وہ قربانی نہ دیں۔ انشاءاللہ یہ بھی تاریخ کا ایک باب موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بن کر رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

منیر نبی خان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معید نبی خان

اللہ کے نام

یَاسَمِیۡعُ **خاصیت**:۔ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ دفعہ ہمیشہ یَاسَمِیۡعُ کا پڑھنا ساری عمر بہرے ہونے سے خُدا کے حکم سے محفوظ رکھتا ہے۔

یَابَصِیۡرُ **خاصیت**:۔ جو کوئی اس پاک نام کو عصر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھے گا اس رات دن میں انشاء اللہ ناگہانی موت سے محفوظ رہے گا اور جو شخص ہمیشہ عصر کے بعد اس نام کو پڑھتا ہے انشاء اللہ ساری عمر آفت اور ناگہانی موت سے بچے گا۔

یَاحَکَمُ **خاصیت**: جو کوئی اس مبارک نام کو ٹھیک رات کے بارہ بجے باوضو بیٹھ کر پڑھنا شروع کرے اور اس قدر پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو جائے، حق تعالیٰ اس کا باطن روشن فرمائے گا اور اسے صاحب باطن بنائے گا۔

یَاعَدۡلُ **خاصیت**:۔ جو کوئی جمعہ کی شب بیس عدد روٹی کے ٹکڑوں پر یَاعَدۡلُ لکھ کر کھائے گا سارے گھر والے اور محلہ والے اس شخص کے تابع اور مسخر رہیں گے۔

یَالَطِیۡفُ **خاصیت**:۔ جس شخص کی لڑکی کنواری ہو اور کوئی شخص اس سے نسبت کا پیغام نہ دیتا ہو تو وضو کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھے پھر ایک سو دفعہ اسی نیت سے یَالَطِیۡفُ پڑھے انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر مراد پوری ہوگی۔

یَاخَبِیۡرُ **خاصیت**:۔ اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ کاغذ پر اس مبارک نام کو لکھ کر پانی میں دھو کر وہ پانی اپنے کھیت یا باغ میں چھڑکے گا وہ کھیتی یا باغ ہر ایک قسم کی ارضی و سماوی آفات سے محفوظ رہے گا اور بڑی برکت ہوگی۔

یَاغَفُوۡرُ **خاصیت**:۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو یا سر درد ہو تو وہ شخص یَاغَفُوۡرُ تین مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اس گیلی سیاہی پر روٹی کا ٹکڑا لگا کر وہ نقش روٹی میں جذب کرے اور اس ٹکڑے کو کھائے تین روز میں انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہے گا اور سر کا درد فوراً دفع ہوگا۔

یَاشَکُوۡرُ **خاصیت**:۔ جس شخص کی آنکھوں میں تاریکی ہو اکتالیس دفعہ اس نام کو پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر وہ پانی آنکھوں میں لگائے اور باقی پانی پیئے۔ سات ہی روز میں انشاء اللہ تعالیٰ شفا پائے گا۔

ڈاکٹر نعیم الدین خان

راز کی باتیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے چھ۶ چیزوں کو چھ میں پوشیدہ رکھا ہے۔ لیکن لوگ بے محل تلاش کرتے ہیں۔

اس لیے محروم رہتے ہیں۔

(١) علم بھوک اور سفر میں ہے لوگ شکم سیری اور وطن میں تلاش کرتے ہیں۔
(٢) راحت جنّت میں ہے لوگ دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔
(٣) عزّت شب کی عبادت میں ہے لوگ سلاطین کے دروازوں پر تلاش کرتے ہیں۔
(٤) بُلندی اور ترقی تواضع اور انکساری میں ہے لوگ تکبّر میں تلاش کرتے ہیں۔
(٥) دُعا کی مقبولیّت لقمۂ حلال میں ہے لوگ حرام میں تلاش کرتے ہیں۔
(٦) تونگری قناعت میں ہے لوگ حرص میں تلاش کرتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

منیر نبی خان

انگور

نہ انگور شد نام ھر میوہ
نہ مثلِ زبیدہ اُست ھر بیوہٗ

انگور فارسی کا لفظ ہے۔ عربی میں عنب اور انگریزی میں گریپ کہتے ہیں۔ یونانی میں قلندرس کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم سنسکرت کی کتابوں میں دراکشا لکھا ہوا ہے۔ عبرانی میں انگور کو اناویم، باغ کو کیریم اور اس سے بنی شراب کو گیفین کہتے ہیں۔ لاطینی نام وائی ٹس وینی فیرا ہے۔ جو دنیا بھر میں مشہور ہے۔

اہل یونان زیوس کے بیٹے ڈائی نوس کو تہذیب و تمدن اور زراعت کا دیوتا مانتے ہے۔ یہ بات ۵۰۰ قبل مسیح کی ہے۔ ڈائی نوس نے یونانیوں کو ہدایت کی کہ وہ انگور کے باغ لگائیں اور اس سے بنی شراب پیا کریں۔ محققین اس دیوتا کو شراب کا بانی بھی کہتے ہیں۔ روایت ہے جب ڈائی نوسس کا انتقال ہوا تو اُس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پودے کی شکل اختیار کر گیا۔ اس دیوتا کا قدیم یونانی شاعری میں بھی ذکر ملتا ہے۔ آٹھ سو قبل مسیح کے مشہور یونانی شاعر ہومر نے اپنی شاعری میں جابجا انگور اور اس سے بنی شراب کا ذکر کیا ہے۔ شاید ان تذکروں کی وجہ سے اہل یونان، اہل مصر سے قبل انگور کی کاشت اور اُس سے بنی شراب سے واقف ہو گئے تھے۔

مصریوں کے آثار قدیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انگور کے بیج سے ضرور واقف تھے۔ اہرام مصر میں موجود مومیائی کی ہوئی لاشوں سے انگور کے بیج ملے۔ ماہر آثار قدیمہ ان بیجوں کو اصل انگور تو نہیں البتہ انگور کی ملتی جلتی قسم ضرور تسلیم کرتے ہیں۔

انگور کو فرانس میں متعارف کروانے کا سہرا اہل فونیکا کے سر ہے۔ یہ واقعہ تقریباً ولادت مسیح سے ۶۰۰ سال قبل کا ہے۔ فرانس کے تاجروں کو البتہ یہ اعزاز حاصل رہا کہ انہوں نے انگور کو امریکہ، جنوبی امریکہ، جاپان اور مشرق بعید کے دیگر ممالک میں روشناس کرایا۔ خیال یہ ہے کہ انگور ہندوستان میں عربوں کے ذریعے پہنچا۔ مشہور سنسکرت کی کتب گرنتھ چوک اور شسرت وغیرہ میں انگور اور اس سے بنی ہوئی شراب کا تفصیل سے ذکر آیا ہے۔ یہ کتب پہلی صدی عیسوی کی مانی جاتی ہیں۔ تاریخ کے اوراق سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ایران میں انگور کو کس نے متعارف کرایا۔ ممکن ہے اہل فارس عرب تاجروں کے ذریعے واقف ہوئے ہوں یا ہندوستان سے قریب تر ہونے کی وجہ سے انگور ایران تک جا پہنچا ہو۔ اس بحث سے قطع نظر کہ انگور ایران میں کیسے پہنچا ایک حکایت ہے کہ شہنشاہ جمشید کی بیوی نے خودکشی کی کوشش کی اور اپنی شیطانی خواہش پوری کرنے کے لئے شراب کا انتخاب کیا۔ بدقسمتی سے اُس کی خودکشی کی خواہش تو پوری نہ ہو سکی۔ البتہ اہل ایران شراب کے نشے سے بخوبی واقف اور عادی ہو گئے۔

توریت مقدس میں بیشتر جگہ انگور کا ذکر ملتا ہے۔ طوفانِ نوحؑ کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اپنے تین بیٹوں کے ساتھ کشتی سے اترے۔ "اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اُس نے ایک انگور کا باغ لگایا" (پیدائش ۹:۲۰)

توریت مقدس میں جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر

ہے وہاں انگور کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ "اور وہ وادی اسکال میں پہنچے۔ وہاں سے انہوں نے انگور کی ایک ڈالی کاٹ لی جس میں ایک ہی گچھا تھا۔

یوحنا کی انجیل میں انگور کو روحانیت کا درجہ دیا گیا ہے "انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ جو ڈالی مجھ میں سے ہے وہ پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔"

قرآن پاک میں انگور کا ذکر گیارہ مرتبہ آیا ہے۔ اور اس کو بہترین پھل قرار دیا گیا ہے۔ "بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے (یعنی) باغ اور انگور" (النباء) "پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا پھر اُس کے اندر اُگائے غلّے اور انگور" (عبس) "تم میں سے ہر کوئی چاہے گا کہ اس کے پاس ایسے باغات ہوں جن میں کھجور اور انگور ہوں" (البقرہ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو انگور کے خوشے اس طرح تناول فرماتے ہوئے دیکھا کہ (چھوٹا سا خوشہ منہ میں لے کر دانے توڑتے اور تنکوں کو باہر کھینچ لیتے۔ (مدارج النبوۃ) اہل طائف نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعوتِ اسلام کا انتہائی بُری طرح جواب دیا۔ تو واپسی پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے اپنے غلام عداس کے ہاتھ ایک تھال میں انگور کا ایک خوشہ پیش کیا جس کو حضور کریمؐ نے تناول فرمایا (ابن ہشام۔ مدارج النبوۃ۔ مواہب لدنیہ)

خواص:۔ انگور جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ کثیر الغذا ہے۔ خون صالح اور عمدہ پیدا کرتا اور خون صاف بھی کرتا ہے۔ گازرونی کہتے ہیں انگور کو روٹی کے ساتھ کھانے سے غذائیت زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ پیٹ بھی کم پھولتا ہے۔ کیونکہ روٹی اس کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ ابن ماسویہ نے لکھا ہے انگور تمام میوؤں میں سے افضل اور معتدل ہے۔ بہتر وہ ہے جو درخت پر پوری طرح پک جائے اور کچھ دن لٹکا رہے تاکہ رطوبت فضیلہ جو پانی سے لیتا ہے تحلیل ہو جائے۔ انگور بدن کو فربہ اور قوی کرتا ہے۔ گردے کی چربی کو زیادہ کرتا ہے۔ میٹھا انگور بالخاصیت شہوت کو بڑھاتا ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ پکا ہوا انگور ملین ہوتا ہے۔ بکثرت کھانے سے اسہال آنے لگتے ہیں۔

حکمائے قدیم نے جہاں پکے ہوئے انگور کے خواص تفصیل سے تحریر کئے وہاں خام انگور کی خاصیت سے بھی لوگوں کو روشناس کرایا۔ جالینوس اور اسرائیلی دونوں خام انگور کو تیسرے درجے میں خشک مانتے ہیں۔ دیسقوریدوس کہتے ہیں خام انگور کی شراب سرد اور قابض ہوتی ہے۔ پرانے دستوں میں فائدہ مند ہے۔ ابن ماسویہ انگور خام کے خواص میں لکھتے ہیں اس کا عصارہ مصلح معدہ ہے۔ صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے۔ حابس شکم اور مقوی جگر ہے۔ کھٹے انار کے عصارہ میں ملا کر استعمال کرنے سے اس کی افادیت اور بڑھ جاتی ہے۔ عیسیٰ ابن ماسہ کے نزدیک شراب انگور خام کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔ حاملہ عورتوں کے لئے نافع ہے۔ جنین کو اسقاط سے محفوظ رکھتی ہے۔ ابن عمران کے تجربہ میں یہ بات آئی کہ عصارہ انگور خام بھوک کو بڑھاتا ہے۔ رازی عصارہ سیب کو عصارہ انگور کا بدل قرار دیتے ہیں۔ یہ صفرا، اور فساد خون کو ختم کرتا ہے۔ گرمی سے پیدا ہونے والی معدے کی جلن کو سکون بخشتا ہے۔ حنین بن اسحاق کہتے ہیں اسکو برابر کھاتے رہنے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ سائے میں سکھانے کے بعد پیس کر جسم پر ملنے سے چھوٹی چھوٹی ٹوکیل اور صفراوی پھنسیوں میں فائدہ دیتا ہے۔

حکمائے قدیم کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں خام

انگور پر تحقیق کی مزید راہیں کھول جاسکتی ہیں۔ موجودہ دور کے اطباء خام انگور کے معرفت یا مرکبات میں اضافہ کے بعد بہت ممکن ہے دوا کی افادیت کو بڑھا سکیں۔ ممکن ہے کوئی ایسی دوا بن جائے جو بھوک بڑھانے میں کیمیائی ادویہ سے اگر بہتر نہ ہو تو کسی بھی حالت میں کمتر بھی نہ رہے۔ یہ حکماء کے تجربات پر ہی منحصر ہے۔

ہم بخوبی واقف ہیں کہ دُنیا بھر میں انگور سب سے زیادہ کاشت اور استعمال ہونے والا پھل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۵ ملین ہیکٹر زمین پر انگور کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کی اقسام تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ ہیں صرف افریقہ میں جنگلی انگور کی ۳۰۰ قسمیں معلوم ہو سکی ہیں۔ ایک کتاب میں پڑھ کر حیرت ہوئی کہ ۱۹۴۲ء میں فیصل آباد کے وسیع علاقہ میں انگور کے سو اقسام کو کاشت کیا گیا۔ اب فیصل آباد اور انگور کا دُور کا بھی رشتہ نظر نہیں آتا۔



حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا مرحوم

غزل

شورِ خزاں میں دل کا سکوں پا رہے ہیں ہم
گزری ہوئی بہار کو یاد آ رہے ہیں ہم

زنداں سمجھ کے نکلے تھے، گھٹتا تھا گھر میں دم
اب وُسعتِ حیات سے گھبرا رہے ہیں ہم

تنہائیوں کی گرد میں معدُوم تھا یہ جسم
شیشے کے سامنے تو نظر آ رہے ہیں ہم

رنگوں کے اس ہجوم میں کجلا گئی نظر
خوش رنگیٔ بہار سے اُکتا رہے ہیں ہم

طوفاں بنی ہوئی ہے حیاتِ بشر جمالؔ
جینے کی آرزو میں مرے جا رہے ہیں ہم

لاہور ، جنوری ۱۹۷۵ء



نہ سہی وصل کوئی طرفہ تماشا ہی سہی
یعنی ہنگامۂ آشوبِ تمنا ہی سہی
مجھ میں یارا ہی نہیں، ترکِ تعلق کا جمالؔ
ٹوٹ جانے کے لیے سانس کا رشتہ ہی سہی

حکیمؒ عبدالستار خان نیازی

معمولاتِ مطب

مرض : پیٹ کی خرابی (سوئے ہضم) درد، اپھارہ، ریح کی زیادتی۔

علاج : عجیب دو دو قطرے ایک کپ پانی میں ملا کر صبح و شام یا وقت ضرورت پئیں

یا

حب کبد نوشادری دو دو عدد بعد غذا دوپہر و شب پانی سے کھائیں۔

مرض : معدہ کی کمزوری۔ بھوک کی کمی کثرتِ ریح

علاج : نوشدارو سادہ ۵ گرام صبح نہار منہ پانی سے کھائیں۔ جوارش جالینوس ۵-۵ گرام بعد غذا دوپہر شب پانی سے کھائیں۔

مرض : نزلہ، زکام، کھانسی کی شکایت کے لیے۔

علاج : حب سرفہ ایک عدد ہمراہ شربت صدر اجملی ایک ٹیبل اسپون ایک کپ گرم پانی میں حل کر کے صبح نہار منہ اور رات کو پئیں۔

یا

نزلہ، زکام، کھانسی کی شکایت کے لیے حب سرفہ ایک عدد ہمراہ جوشاندہ ۲-۲ عدد ایک کپ گرم پانی میں حل کر کے بقدر ضرورت چینی شامل کریں۔ صبح نہار منہ اور رات کو سوتے وقت پئیں۔

مرض : قبض خفیف یا شدید۔

علاج : خفیف قبض کی شکایت میں اسپغول ۱۰ گرام ایک کپ گرم دودھ سے سوتے وقت کھائیں۔ شدید قبض کی شکایت میں اجملان ایک یا دو قرص سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

مرض : معدے یا آنتوں کی کمزوری کی وجہ سے دستوں کی شکایت میں

علاج : قرص بیل ۱-۱ عدد۔ معجون سنگ دانہ مرغ ۵-۵ گرام میں ملا کر بعد غذا، دوپہر و شب پانی سے کھائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریر: احقر العباد حکیم سید امین الدین احمد عفی اللہ عنہ

نسخہ جات از بیاض حکیم غلام محمدؐ خاں دہلوی مرحوم

برادر حکیم محمود خان اعظم دہلوی علیہ الرحمۃ

(۱) طلاء مقوی باہ: صفت: ۔ خون خرگوش میں مردار سنگ ملا کر قضیب پر طلاء کریں۔

(۲) طلاء ملذذ: صفت: ۔ اگر سفید خرگوش کے خون کو شہد کے ساتھ ملا کر جوش کریں اور وقت ضرورت قضیب پر طلاء کریں نہایت مجرب اور معمول مطب ہے۔

حکیم غلام محمد مرحوم نے فرمایا کہ مندرجہ بالا دونوں نسخے حکیم بقا خاں مرحوم کے معمول مطب اور نہایت مجرب ہیں۔

(۳) طلاء عقد منی اور تقویت باہ کے لیے معمول مطب اور نہایت مجرب ہے صفت: خرگوش کے پتہ میں مردار سنگ ملا کر قضیب پر طلاء کریں۔

(۴) طلاء عجیب وغریب قضیب اور تقویت باہ کے لیے عجیب وغریب فوائد کا حامل ہے۔

صفت: ۔ کتائی خورد مع برگ۔ پوست بیخ اور پھول کے کوٹ پیس کر طلاء کریں اور ہوا دیں جب خشک ہو جائے تو مشغول ہوں نہایت مجرب ہے اور فرمایا کہ یہ نسخہ حکیم بقا خاں مرحوم کا بھی معمول اور مجرب ہے۔

نوٹ: ۔ میرے پاس مندرجہ بالا نسخوں کے اوزان درج نہیں ہیں اگر کسی محترم حکیم صاحب کے پاس اوزان بھی تحریر شدہ ہوں تو برائے کرم تحریر فرمائیں آئندہ شمارہ میں تحریر کر دیئے جائیں گے۔



تحریر احقر العباد حکیم سید امین الدین احمد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آفتابِ طب و حکمت مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رحمۃ اللہ علیہ

کی ذاتِ گرامی رموزِ تشخیص اور نکاتِ فنِ طب کا گنجِ گرانمایہ تھی۔ اسرارِ فنِ تشخیص اور نبض کے موضوع پر آپکی مندرجہ ذیل تقریر مہارتِ فن پر دلالت کرتی ہے۔

جناب حکیم سید سکندر شاہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ مصوری پہاڑ میں حضرت استاذی قبلہ مرحوم نے نبض پر ایک تقریر فرمائی اور مندرجہ ذیل آٹھ نبضیں بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ لکھ لی جائیں۔ اس سلسلہ میں دو خاص نبضوں کے متعلق بیان فرمایا کہ نہ متقدمین نے ان کا ذکر یا اشارہ کیا ہے نہ متاخرین نے اور یہ اپنے وسیع تجربات سے خود مرحوم پر منکشف ہوئی تھیں۔

آپ نے عربی زبان میں ان کو بیان فرمایا ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اگر لمس گرم اور نبض عظیم قوی ہو تو سیلانِ خون پر دلالت کرتی ہے یا موجود ہوگا یا ہونے والا ہوگا۔

(۲) اگر بدن میں خون کم ہونے کے باوجود نبض عظم کی طرف مائل ہو تو یہ نبض دلالت کرتی ہے کہ بدن میں ریاح کی کثرت ہے۔ یہ نبض اکثر ان بڑھوں اور ادھیڑ عمر والوں میں پائی جاتی ہے جو بواسیر عُمیا میں مبتلا ہوں۔

(۳) نبض سریع، لیّن، ضعیف ضعفِ دماغ پر دلالت کرتی ہے۔ اس ضعفِ دماغ کے ساتھ نسیان، دورانِ سر، ضعفِ قلب، سوءِ ہضم، قلتِ منی، ضعفِ باہ، سرعتِ انزال، ادنیٰ سبب سے تھکان کی کیفیات عارض ہوں گی۔

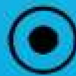
(۴) نبض، سریع، عظیم اختلاجِ قلب پر دلالت کرتی ہے۔

(۵) اگر نبض بطی اور صلب ہو اور جلد پر سے بھوسی الگ ہوتی ہو تو اسہالِ مزمن کی شکایت ہوگی۔

(۶) نبض عظیم مائل بہ سُرعت مع حرارتِ لمس تین چیزوں پر دلالت کرتی ہے (۱) نار فارسی (۲) ادویہ گرم کا استعمال (۳) قرحۂ احلیل۔

(۷) بڑھوں میں نبض عظیم قوی سے فالج کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۸) نبض مستوی۔ سریع۔ مائل بہ عظم حمل پر دلالت کرتی ہے۔



حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا (مرحوم)

خمیرہ

وَجہ تَسمِیَہ خمیرہ اطباء ہند کی ایجاد ہے۔ عربی اور ایرانی عہد میں اس کا استعمال نہیں تھا۔ مغلیہ عہد کے اطباء نے اُمراء کی فرمائش پر ان کی نزاکت و نفاست طبع کے پیش نظر طب میں اس نئے خوشبودار خوش ذائقہ مرکب کا اضافہ کیا ہے۔ یہ معجون کی خاص قسم ہے جوارش جس طرح معدہ کے امراض کے لیے مخصوص ہے۔ اسی طرح خمیرہ تقویت اعضاء رئیسہ خصوصاً قلب و دماغ کے لیے مخصوص ہے لطافت اور تفریح اس کے نسخوں کی خاص خصوصیت ہے۔

خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

اجزائے ترکیبی :۔ ابریشم مقرض، پوست ترنج، مصطگی، قرنفل، ہیل خورد، تیز پات، صندل سفید، بالچھڑ زعفران، ورق نقرہ، مرجان یاقوت، یشب، عرق گلاب عرق بید مشک، عرق کیوڑہ، عرق بہار، رُب سیب چینی و شہد۔

خواص :۔ دل کو طاقت دیتا اور دل کی غیر منظم حرکات میں تنظیم پیدا کرتا ہے۔ حرارت عزیزی کا محافظ ہے، نسیان، مراق، وہم وسوسوں اور بینائی کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ غشی اور بیماری کے بعد کی کمزوری میں مفید ہے۔

مقدار خوراک :۔ تین گرام، پانچ گرام تک صبح و شام پانی سے کھائیں۔ یا ایک وقت استعمال کریں۔

خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا

اجزائے ترکیبی :۔ ابریشم مقرض، صندل سفید ... عناب، گاؤزبان، عرق گلاب، زعفران، رُب سیب چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص :۔ تبخیر کی شکایات میں مفید ہے۔ پھیپھڑوں کی کمزوری، خشک کھانسی، سِل و دق میں مجرب ثابت ہوا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔

مقدار خوراک :۔ پانچ گرام خمیرہ صبح یا رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا

اجزائے ترکیبی : صندل سفید، مصطگی، بادر نجبویہ ابریشم مقرض، یاقوت، مرجان، یشب، طباشیر، چینی، شہد

خواص :۔ معدے اور اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔ تبخیر کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔ وہم، مراق پراگندہ خیال اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ پانچ گرام خمیرہ صبح یا رات سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ ابریشم سادہ

اجزائے ترکیبی:۔ ابریشم مقرض، عرق گلاب، ورق نقرہ، چینی وشہد،

خواص:۔ مفرح ہے۔ گھبراہٹ، بےچینی کی شکایت میں مفید ہے۔ لیسدار بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانچ گرام خمیرہ صبح و رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا

اجزائے ترکیبی:۔ گاؤزبان، کشنیز خشک، ابریشم مقرض، صندل سفید، بہمن سفید، تخم اُٹنگن، اسطوخودوس بادرنجبویہ، توردی سُرخ، بالچھڑ، جدوار، عودصلیب، ورق نقرہ، چینی وشہد۔

خواص:۔ اعصاب اور دماغ کو طاقت دیتا ہے اعصاب اور دماغ کی کمزوری کی وجہ سے اگر نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہو تو اس کے استعمال سے رفع ہوجاتی ہے۔ فالج، لقوہ، مرگی، رعشہ، ام الصبیان اور اختناق الرحم کی شکایت میں مفید ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانچ گرام خمیرہ صبح نہار منہ پانی سے کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر

اجزائے ترکیبی:۔ گاؤزبان، کشنیز خشک، ابریشم سفید مقرض، بہمن سفید، صندل سفید، تخم بالنگو، اسطوخودوس بادرنجبویہ، ورق نقرہ، کشنیز مروارید، کشتہ یاقوت، صدف زمرد، عنبر، چینی، شہد۔

خواص:۔ دماغ اور حافظہ کو قوی کرتا ہے۔ نسیان (بھول) کے مرض میں مجرب ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے عقل اور ذہن کو تیز کرتا ہے۔ دائمی نزلہ و زکام کی شکایت اس کے استعمال سے رفع ہوجاتی ہے، پھر خوبی یہ کہ کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتا۔ ہر قسم کے مزاج کے مریض بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۵+۵ گرام خمیرہ صبح اور رات کو پانی سے کھائیں۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق ۲ سے چار گرام تک دیں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری

اجزائے ترکیبی:۔ گاؤزبان، کشنیز خشک ابریشم سفید مقرض، صندل سفید، بہمن سفید، تخم بالنگو، اسطوخودوس، بادرنجبویہ، ورق نقرہ، عنبر، چینی وشہد۔

خواص:۔ مقوی دماغ ہے۔ حافظہ اور بینائی کی حفاظت کرتا ہے۔ نزلہ زکام میں مفید اور مجرب ہے۔ یادداشت کو بڑھاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانچ پانچ گرام خمیرہ صبح اور رات کو پانی سے کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان سادہ

اجزائے ترکیبی:۔ گاؤزبان، کشنیز خشک

ابریشم مقرض، صندل سفید، بہمن سفید، تخم بالنگو، اسطوخودوس بادرنجبویہ، چینی و شہد،

خواص: یہ مفرح اور مسکن ہے۔ نزلہ و زکام کی شکایت میں فائدہ پہنچاتا ہے، دماغ کو طاقت دیتا ہے۔

مقدار خوراک: پانچ گرام تک صبح نہار منہ یا رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں

اجزائے ترکیبی: صندل سفید، کشتہ یشب، کشتہ مروارید، ورق نقرہ، عرق بید مشک، کیوڑہ، عرق گلاب، چینی و شہد،

خواص: دل کو طاقت دیتا۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دُور کرتا ہے۔ اگر جسم سے زیادہ خون نکل جائے یا کسی اور وجہ سے کمزوری ہو جائے تو خمیرے کا استعمال سودمند ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور اور کیلشیم (چونے) کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

مقدار خوراک: تین سے پانچ گرام تک خمیرہ صبح نہار منہ کھائیں یا بوقت ضرورت استعمال کریں۔

خمیرہ مروارید

اجزائے ترکیبی: صندل سفید، عرق کیوڑہ، عرق گلاب، عرق بید مشک، مروارید، یاقوت، یشب ورق نقرہ، چینی و شہد،

خواص: دل کو طاقت دیتا ہے۔ اختلاج، گھبراہٹ اور بے چینی کی شکایت میں مفید ہے۔ موتی جھارہ اور چیچک کی شکایت میں اس خمیرے کا استعمال سودمند ہے عام جسمانی کمزوری کو دُور اور کیلشیم (چونے) کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ طب یونانی کے مشہور و معروف مرکبات میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

مقدار خوراک: تین گرام سے پانچ گرام تک صبح نہار منہ کھائیں۔ یا بوقت ضرورت استعمال کریں۔

خمیرہ بادام

اجزائے ترکیبی: مغز بادام شیریں، تخم خشخاش سفید چینی و شہد۔

خواص: دماغ اور بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا اور نسیان کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ مسمن اور مقوی بدن ہے۔

مقدار خوراک: پانچ گرام سے دس گرام تک صبح یا رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ خشخاش

اجزائے ترکیبی: گوندکتیرہ، تخم خشخاش، مغز کدو شیریں، مغز بادام، چینی و شہد۔

خواص: نزلہ زکام میں مفید ہے۔ کھانسی کی شکایت اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ اور بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

مقدار خوراک: پانچ گرام سے دس گرام تک صبح یا رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

خمیرہ صندل

اجزائے ترکیبی :۔ صندل سفید، چینی و شہد،

خواص :۔ مفرح ہے۔ خفقان کو دور کرتا ہے۔ تبخیر کی شکایت میں مفید ہے۔ جگر گردے، مثانے، کی غیر طبعی گرمی کو رفع کرتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں میں گھبراہٹ بے چینی، بے خوابی، کی شکایت میں سودمند ثابت ہوا ہے۔

مقدار خوراک :۔ پانچ گرام سے دس گرام تک صبح اور شام کو پانی سے کھائیں۔

خمیرہ بنفشہ

اجزائے ترکیبی :۔ گل بنفشہ، چینی و شہد۔

خواص :۔ بخار کی تیزی اور پیاس کو کم کرتا ہے؛ گلے کے ورم کو دور کرتا ہے؛ ہلکا ملیّن ہے۔

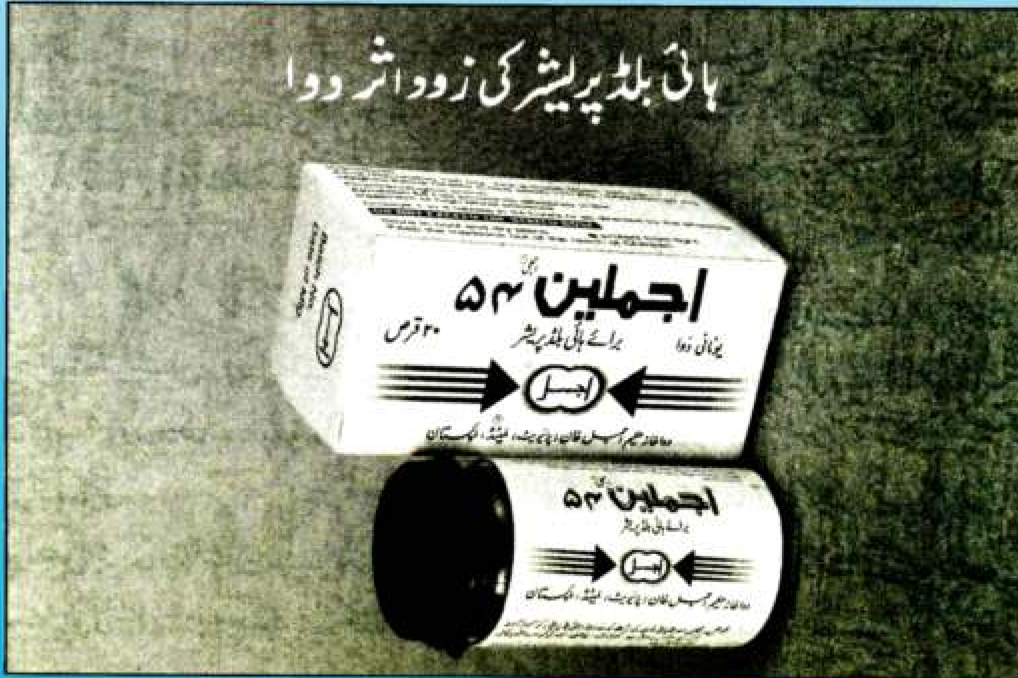
مقدار خوراک :۔ طبیب کے مشورے سے دس گرام سے بیس گرام تک جوشاندے یا خیساندے میں حل کر کے استعمال کریں۔ یا دس گرام صبح اور دس گرام رات کو پانی سے کھائیں۔

خمیرہ زمرد

اجزائے ترکیبی :۔ کشتہ زمرد، زہر مہرہ، ورق نقرہ، چینی و شہد

خواص :۔ گردوں کو طاقت دیتا ہے۔ کلاہِ گردہ کی خرابی کو دُور کرتا ہے۔ گردوں کی کمزوری کی وجہ سے اگر پیشاب کم آرہا ہو۔ تو اس خمیرے کے استعمال سے پیشاب اعتدال پر آجاتا ہے۔ اگر پیشاب میں چربی کے اجزاء (البیومن) آرہے ہوں تو اس خمیرہ کے استعمال سے موقوف ہو جاتے ہیں۔

مقدار خوراک :۔ پانچ پانچ گرام خمیرہ پانی سے صبح و شام کھائیں۔



جمیل ابنِ اجمل

موت

اِنسان کی بشری قُدرت کا ایک عارضی عطیہ ہے لیکن روح ایک مستقل عطیہ ہے اِس لئے وُہ فنا نہیں ہوتی۔ انسان کی مشین کا بڑا پرزہ دِل ہے۔ قُدرت کی طرف سے اُس کی حرکات کی تعداد مقرّر ہے وُہ تعداد پُوری ہونے پر دِل کی حرکت بند ہو جاتی ہے یہ موت طبعی موت کہلاتی ہے، جیسے گھنٹہ بنانے والا جتنے دِن یا مہینوں کی کوک رکھے گا اتنے عرصہ تک حرکت کرکے ٹھہر جائے گا۔ اِس میں ایک منٹ یا سکنڈ کا فرق نہیں ہوگا۔

اطبانے روح کی تین قسمیں قرار دی ہیں رُوح حیوانی۔ رُوح نفسانی۔ رُوح طبعی۔ رُوح حیوانی (دِل کی رُوح) میرے نزدیک آکسیجن گیس ہے۔ روح نفسانی (دماغ کی رُوح) ہائیڈروجن گیس ہے۔ رُوح طبعی (جگر کی روح) کاربن گیس ہے۔ یہ روح وُہ روح نہیں ہے جس کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے قُلْ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اِس خدائی رُوح کی وجہ سے ہی اِنسان اِنسان ہے، باقی دوسری رُوحیں حیوان میں بھی پائی جاتی ہیں اسی روح کے بدن سے خارج ہونے کے معنٰی موت ہیں، خوابوں کا مقصد ہمیں دوسری دُنیا سے آشنا رکھنا ہے۔ اِس دُنیا سے جانے کے بعد رُوح یہی محسوس کرے گی کہ اُس نے ایک خواب دیکھا تھا ڈراؤنا اگر وُہ گنہ گار ہے یا خوشگوار اگر وُہ نیک ہے جس طرح دُنیا میں خواب کا اثر آنکھ کُھلنے کے بعد خوش گوار یا ناخوش گوار محسوس ہوتا ہے۔ اِسی طرح مرنے کے بعد رُوح خوش گوار یا ناخوش گوار اثر محسوس کرے گی۔ اگر تم موت سے خوف محسوس کروگے تو ظاہر ہے کہ تم گنہ گار ہو جس خوف ناک طاقت کے پنجہ سے بچنا محال ہو اُس سے ٹکرا جانا ایک طرح کی بہادری ہے، کیا کوئی شخص بھی سونے سے ڈرتا ہے پھر موت سے کیا ڈر وہ ایک خواب ہی تو ہے ایک وقت مقررہ تک کا خواب۔ بقول سقراط جب موت کو قدرت نے اِنسان کی نظر سے چُھپا رکھا ہے تو پھر اُس کا حال جاننے کی کیوں کوشش کی جائے۔ جب قدرت کا کوئی عمل تکلیف دہ نہیں ہے، تو پھر موت کو کیوں تکلیف دہ سمجھا جائے۔

مذہب کہتا ہے کہ انسان جنت میں اپنی خواہش کی چیز کھائے گا پئے گا۔ لیکن وہ بول و براز کے لئے مکلّف نہیں ہوگا۔ روایت ہے کہ حضرت امام باقر سے کسی نے عرض کیا کہ جب انسان اکل و شرب سے اپنی خواہش پُوری کرے گا تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ بول و براز سے بے نیاز ہوگا حضرت امام نے جواب دیا کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کھاتا تو ہے لیکن فضلات نہیں رکھتا۔

حقیقت یہ ہے، کہ جو پھل جنت میں ملیں گے وُہ اِس دُنیا کے نہیں ہوں گے جن سے فضلات بنے۔

جس طرح اِنسان ایک مُعمہ ہے اِسی طرح موت بھی ایک مُعمہ ہے، موت کیا چیز ہے اور کیوں ہر زندگی کی اِنتہا ہے، یہ پردہ نہ پہلے کبھی اُٹھا ہے نہ آئندہ کبھی اُٹھے گا۔ شعر

حیات و موت کے پردے گرائے جاتے ہیں
ہمارے راز ہمیں سے چھپائے جاتے ہیں

قائدِ اعظم محمد علی جناح

اور

خاندانِ اجمل



Little Gibbs Road,
Malabar Hill, Bombay,
[illegible]th July, 1938.

My dear Hakim Mahomed Jamil Khan,

Many thanks for your letter and the invitation to lunch on Saturday at 1/30 P.M. on the 31st July at your residence in Delhi. I accept it with pleasure, and am looking forward to meet you.

Yours sincerely,

M. A. Jinnah

Hakim Mahomed Jamal Khan,
Sharif Manzil,
Ballimaran, Delhi.

ایک مکتوب

نوادرات کُتبخانہ حکیم محمد نبی خان رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب :- بیگم حکیم محمد نبی خان

شرح قسم ثالث مفتاح العلوم بخطِ مصنف

۶۵۰ سال پُرانی کتاب

مفتاح العلوم کی یہ شرح ملا سعدالدین تفتازانی ؒ کے اپنے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے یہ کتاب منفرد اور بیش قیمت ہے۔ پہلے صفحہ پر عالمگیر کے کتب خانے کے محافظ محمد باقر کے ہاتھ کی اس کتاب کے متعلق ایک تحریر ہے اور قابل خان کی مُہر ثبت ہے۔

- زبان ——— عربی
- فن ——— معانی و بیان
- کتابت کی تاریخ ——— ۷۶۰ھ
- اوراق ——— ۱۹۲ ورق
- مسطر ——— ۲۹ سطریں
- کتاب کی حالت ——— از اوّل تا آخر مکمل مگر اوراق کرم خوردہ ہیں۔ متن محفوظ ہے، ذرا دشواری سے پڑھا جاتا ہے۔
- **ملا سعدالدین تفتازانی ؒ**

ملا سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی، تفتازان (ایران) کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مقاصد، عقائد، کشاف، شرح تجانی مطول، پر شرحیں لکھی ہیں۔ اور مختصر تلخیص کے مصنف ہیں۔

۷۲۲ھ میں پیدا ہوئے

۷۹۲ھ میں وفات پائی

تاج الماثر

۶۴۳ سال پُرانی کتاب

سلطان شہاب الدین غوری کے ہندوستان پر آخری پانچ حملوں کے ذکر سے کتاب شروع کی ہے قطب الدین ایبک کے عہد حکومت کا زمانہ تفصیل سے درج ہے۔ ابتدا سے آخر تک عبارت نہایت ہی مرصع اور مسجع ہے۔ ہمیپر نے لکھا ہے کہ اگر حسن نظامی تاج الماثر نہ لکھتے تو قطب الدین کے حالات دستیاب ہی نہیں ہوتے۔ ہمیپر ہی کا کہنا ہے کہ تاج الماثر میں بارہ ہزار سطریں ہیں جس میں سات ہزار سطریں عربی فارسی اشعار پر ہیں۔

- فن ——— تاریخ
- زبان ——— عربی و فارسی
- ضخامت ——— ۱۱۵ ورق
- مسطر ——— ۲۵ سطریں

⊙ قدامت ———— [illegible]ھ

⊙ کتاب کی حالت ——— کتاب اچھی حالت میں ہے آخر سے ناقص ہے۔

حسن نظامی نیشاپوری

صدرالدین محمد بن الحسن نظامی نیشاپوری کی اپنے وطن میں سیاسی انتشار کی وجہ سے قدر نہیں ہوئی اس وجہ سے ہندوستان آ گئے تھے وہاں قاضی القضات شرف الملک نے ان کی بہت عزت کی اور انہیں قطب الدین کی فتوحات لکھنے کا حکم دیا۔

دیوان شاہ قاسم انوارؒ

تقریباً ۵۰۰ سال پرانی کتاب

ایران کے مشہور و معروف بزرگ شاہ قاسم انوارؒ کا یہ دیوان انہی کے دور کا لکھا ہوا ہے۔ حال ہی میں ایران سے شائع بھی ہو گیا ہے مگر مطبوعہ ایڈیشن میں اس نسخہ کی نسبت کم غزلیں ہیں، یہی اس دیوان کی خصوصیت ہے۔

⊙ مصنف ———— شاہ قاسم انوارؒ

⊙ فن ———— ادب نظم

⊙ خط ———— نستعلیق

⊙ مسطر ———— ۱۵ سطریں

⊙ ضخامت ———— ۲۱۰ صفحے

⊙ کتاب کی حالت ——— از اوّل تا آخر مکمل ہے اور اچھی حالت میں ہے

شاہ قاسم انوارؒ

اپنے وقت کے جید بزرگ تھے، عمر کا بیشتر حصہ ریاضت میں گذارا۔ چار مرتبہ پیدل حج کیا۔

سن ولادت [illegible]ھ میں آذر بائیجان میں پیدا ہوئے

سن وفات ۸۳۵ھ میں ہمان میں وفات پائی۔

اوراد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ

۲۸۳ سال پرانی کتاب

جزوی طور پر یہ اوراد چھپ چکے ہیں۔ اس نسخہ کا بیشتر حصہ غیر مطبوعہ ہے اور یہی اس نسخہ کی خصوصیت ہے۔ کتابت بھی بہت عمدہ ہے۔ قاضی عصمت اللہ کی معلوم ہوتی ہے۔

⊙ زبان ———— عربی و فارسی

⊙ علم ———— وظائف (مذہب)

⊙ کتابت کی تاریخ ———— ۱۱۳۴ھ

⊙ کاتب ———— غالباً قاضی عصمت اللہ

⊙ ضخامت ———— تقریباً دو سو ورق

⊙ مسطر ———— ۱۴ سطریں

⊙ کتاب کی حالت — از اوّل تا آخر مکمل ہے، حاشیہ کرم خوردہ ہے۔ متن محفوظ ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ

حضرت شیخ شہاب الدین بن ابو نجیب سہروردی۔ آپ کا شمار اولیائے کرام میں تھا۔ آپ کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ عوارف المعارف آپ کی تصنیف ہے۔ ایک کتاب حکمت الاشراق بھی آپ کی تصنیف ہے۔ جو ٹیپو سلطان کے کتب خانہ میں موجود تھی۔

سن ولادت ———— رجب ۵۳۹ھ

سن وفات ———— محرم ۶۳۲ھ بمقام بغداد

جوامع السکندرانیین

اسکندریہ کے طبی مدرسوں کا کورس ہے جسے جالینوس کی آٹھ طبی کتابوں سے مرتب کیا اور اس کا نام جوامع اسکندرانیین رکھا ان آٹھوں کتابوں کا مترجم حنین بن اسحاق ہے۔ اس کورس کی مشمولہ کتابیں یہ ہیں: نمبر ا کتاب: فرق الطب، نمبر ۲ کتاب: صناعۃ الصغیرہ نمبر ۳ کتاب: النبض الصغیر، نمبر ۴ کتاب: الی اغلوقن، نمبر ۵ کتاب الاسطقسات، نمبر ۶ کتاب: المزاج، نمبر ۷ کتاب: القویٰ الطبعیہ، نمبر ۸ کتاب: التشریح للمتعلمین۔

- ⊙ زبان ——— عربی
- ⊙ فن ——— طب
- ⊙ کتابت ——— عمدہ
- ⊙ مسطر ——— ۲۵ سطریں
- ⊙ ضخامت ——— تقریباً ۱۵۰۔ ورق
- ⊙ کتاب کی حالت ——— از اوّل تا آخر مکمل ہے۔

جالینوس

اپنے زمانے کا مشہور طبیب اور فلسفی گزرا ہے۔ یونان کے ایک فرغاموس کا رہنے والا تھا، اس کا زمانہ دو سو سال قبل مسیح کا تھا۔

حنین بن اسحاق

یونانی، عربی، سریانی تینوں زبانوں پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ بغداد میں المتوکل باللہ نے اسے کتابوں کے ترجمہ پر مامور کیا تھا۔ بے شمار کتابوں کا عربی اور سریانی میں ترجمہ کیا ہے۔

مثنوی تسلیم

ایران کے قادر الکلام شاعر محمد ہاشم شیرازی تسلیم کی ایک نایاب مثنوی اور کچھ رباعیاں ہیں۔ نسخہ مطول ہے اور خط پاکیزہ ہے اور قابل دید بھی۔

- ⊙ فن ——— ادب نظم
- ⊙ زبان ——— فارسی
- ⊙ مسطر ——— ۱۴ سطریں
- ⊙ ضخامت ——— ۷۰ ورق سادے پھر تین صفحے
- ⊙ کتاب کی حالت ——— ایک مثنوی مکمل ہے، دوسری مثنوی کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے غالباً لکھنے سے رہ گئی۔

ضیاءالنبی خان

خاندانِ ادرک

FAMILY OF GINGER

ادرک کا تعلق ZINGIBERACEAE خاندان سے ہے۔ یہ خاندان ایشیا کے مشہور اور معروف خاندانوں میں سے ایک ہے ہم تو ادرک کو ادرک یا GINGER ہی کہتے ہیں مگر اس کے اہل خاندان Z. OFFICINALE کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس مقالہ میں آپ صرف ادرک کی بہنوں، رشتہ داروں اور ہم جولیوں کا ذکر ہی پڑھ پائیں گے۔

ادرک کی ایک بہن جس کا نام Z. CASSUMUNAR ہے ہندوستان کے جنگلات میں رہائش پذیر ہے۔ یہ بہن اپنے کو غذا کے بجائے دوا مانتی ہے۔ اسہال اور نظام ہضم کے امراض میں اپنا مقام رکھتی ہے۔

ادرک کی ایک اور بہن تھائی لینڈ میں رہتی ہے۔ پیار سے تھائی لوگ اس کو PHLAI کہتے ہیں۔ یہ اپنے کو دوا سے زیادہ غذا بتاتی ہے اگر اس کو غور سے دیکھیں تو اصل ادرک سے اس کا رنگ قدرے پیلا ہے۔

ایک تو خاندان بڑا دوسرے عوامی خاندان کی وجہ سے اس کی ایک اور بہن جس کا نام Z. ZERUMBET ہے برِ اعظم ایشیا کے ہر خطے میں رہتی اور دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ کلی طور پر اپنے کو دوا مانتی ہے۔ نزلہ ہو یا زکام، امراض معدہ ہو یا نظام ہضم یہ سب بیماریوں پر حاوی ہے۔ فرق صرف یہ جان لیں کہ یہ ادرک اصل سے بہتر جلدی امراض میں کامیاب ہے۔

جاپان دُور ہی سہی لیکن ادرک کی ایک بہن جس کو Z. MIOGA کہتے ہیں اصل ادرک سے اس قدر ملتی جلتی ہے کہ ہم کیا جدید تحقیق کے حاملین کے سامنے آجائے تو اُن کے لئے بھی پہچان کرنا اتنا آسان نہیں۔ البتہ جب اس کو سونگھا جائے تب معلوم ہوتا ہے یہ ادرک سے قدرے مختلف ہے۔

ادرک کی ایک رشتہ دار (CAUSIN) جس کا نام Z. LONGA ہے اگر ہم دیکھ لیں تو بے ساختہ ادرک کہہ دیں گے۔ جبکہ نہیں یہ اصل ادرک نہیں صرف رشتہ دار ہے خوش بو بھی کم اور بچپن میں رنگ نارنگی اور جوانی میں گہری پیلی ہو جاتی ہے یہ امراض جلد میں ایک مقام رکھتی ہے۔ چاہے جلد جراثیم زدہ ہی کیوں نہ ہو۔

ادرک کی ہم جولیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس طرح خاصیت میں بھی وہ کچھ کم نہیں۔ چند ہم جولیوں کا تو یہ حال ہے کہ وہ ورم INFLAMATION میں کیمیائی دوا کورٹی زون (CORTISONE) سے مقابلہ کرنے کو تیار رہیں جگر کی اصلاح، پیشاب کی جلن اور دیگر امراض میں اپنا ایک مقام رکھتی ہیں۔ ادرک کی ان ہم جولیوں کا مزاج قدرے ٹھنڈا ہے یعنی یہ دورانِ خون کو اتنا تیز نہیں کرتیں جتنی اصل ادرک۔

یہ سب لکھنے کے بعد ایک بات تو سامنے آئی کہ ادرک کا خاندان ایشیائی ہے۔ تو پھر دیکھیں نہ ادرک بھی ایشیائی ہوئی۔ اگر یہ بھی مغرب میں جا بسی تو پھر کیا ہوا۔

جناب انتظار حسین

اجمل اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ساتویں قسط

خاندانِ شریفی

حکیم واصل خاں نے اس طور آغاز کیا کہ جو نسخہ ان کے اپنے یا ان کے ہمعصروں کے تجربے میں آتا اُسے ایک بیاض میں نقل کر لیتے یوں اُنہوں نے مرتے وقت دو فرزندوں کے ساتھ ایک مجربات کا مجموعہ بھی چھوڑا۔ دونوں فرزندوں نے باپ کی سنّت جاری رکھی اور مجربات بیاض میں نقل کرتے رہے۔ ان کی آنکھ بند ہونے کے بعد حکیم شریف خاں نے اس بیاض میں اضافے کیے۔ اور تکمیلی شکل دے کر "علاج الامراض" نام رکھا۔ نظرِ ثانی سے پہلے ہی حکیم صاحب کا ایک شاگرد اُسے چُرا لے گیا۔ مگر بیٹوں کے پاس اس کی نقلیں موجود تھیں، باپ کی نگرانی میں دوبارہ اسے جمع کیا۔ سو ان کی زندگی ہی میں یہ مجموعہ مرتب ہو کر داخل کُتب خانہ ہو گیا۔[1]

حکیم صاحب کی علمی سرگرمیاں کچھ طب تک محدود نہیں تھیں۔ انہوں نے اس کے سوا بھی علمی کارنامے انجام دیے سب سے اہم کارنامہ قرآن شریف کا اُردو ترجمہ ہے جو اُنہوں نے شاہ عالم ثانی کے ایما پر کیا تھا۔ مشکوٰۃ شریف کا فارسی ترجمہ "کاشف المشکوٰۃ" کے نام سے کیا۔[2]

حکیم شریف خاں نے اپنی علمی فضیلت طبّی اجتہادات اور مقبولِ خاص و عام ہونے کے سبب وہ عظمت پائی کہ باپ دادا کے نام پس منظر میں چلے گئے۔ خاندان پر ان کے نام کی چھاپ پڑ گئی۔ بادشاہ سے جو زمین ملی تھی اس پر ایک بڑی حویلی تعمیر کر ڈالی جس میں اس خاندان کی پشتیں پلیں بڑھیں اور جو آگے چل کر شریف منزل کے نام سے مشہور ہوئی۔

حکیم صاحب نے ۱۲۳۱ھ مطابق ۱۸۱۵ء میں وفات پائی۔[3] شاعر نے تاریخ یوں کہی :

دریغا ازیں دارِ فانی گزشت
حکیم و طبیب و لطیف و ظریف
خرد گفت سالِ وفاتش بمن
صد افسوس مرزا محمد شریف

۱۲ ھ ۳۱

بعض تذکرہ نویسوں نے تاریخ وفات ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۸۰۶ء لکھی ہے، اور "دخل الجنۃ بلاحساب" مادۂ تاریخ لکھا ہے جو مزار پر بھی کندہ ہے۔ پورا کتبہ یوں ہے :

---

[1] ساتھ ہی حکیم شریف خاں نے اس خاندانی ذخیرے کو عام کیا۔ پہلی بار "علاج الامراض" کے نام سے "اکمل المطابع" سے طبع ہوئی (بیان حکیم محمد نبی خاں)

[2] یہ ترجمے دہلی میں ان کے خاندان میں ابتک محفوظ ہیں۔ [3] تذکرہ علمائے ہند صفحہ ۲۳۲

ہوالحکیم

ہذا مرقد اشرف الحکما، محمد شریف خاں الدہلوی

"دخل الجنۃ بلاحساب" [1] [2]

---- ۱۲۲۲ھ ----

حکیم شریف خاں نے پیچھے چھ بیٹے چھوڑے، محمد اشرف خاں، شرف الدین خاں، محمد حسن بخش، محمد صادق علی خاں، محمد حسین بخش خاں، محمد امام بخش خاں سب بیٹے اچھے طبیب تھے مگر حکیم صادق علی خاں نے سب سے بڑھ کر نام پایا۔ "اپنے والد ماجد کی طرح فنِ طبابت میں یکتائے روزگار تھے جن کی حذاقت کا شہرہ دُور دُور بلاد و احصار میں تھا۔" [3] اور سرسید احمد خاں نے ان کی توصیف یوں کی :

"آج اس کمالاتِ ظاہری و باطنی کا جامع عرصۂ روزگار میں جلوہ گر نہیں۔ علم و عمل ایک ساتھ اس بزرگ بلند فطرت کی ذات میں جمع ہے۔ نہ ان کے علم کی صفت زبانِ قلم پر آسکتی ہے نہ عمل کی تعریف اندیشہ میں سما سکتی ہے۔" [4]

اس بزرگ بلند فطرت اِنسان نے علم اور عمل کو اس طرح یکجا کیا کہ مطب بھی کرتے تھے اور طلبہ کو درس بھی دیتے تھے۔ ساتھ ساتھ طبی اور دوسرے علمی مسائل پر غور و فکر کر کے کتابیں بھی تصنیف کیں جو حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ شرح تشریح اعضائے مرکبہ

۲۔ زادِ غریب

۳۔ طریق تعلیم نسواں

۴۔ تقویۃ العقاید (جو مولوی اسمٰعیل شہید کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے جواب میں لکھی گئی۔)

۵۔ صَرف و نحو سے متعلق چند رسائل

۶۔ مخازن التعلیم

حکیم صادق علی خاں حکیم بڑے تھے مگر زمانہ انہیں اچھا نہیں ملا۔ یہ اکبر شاہ ثانی کا زمانہ تھا۔ اب بادشاہ اور دربار کا نام ہی نام تھا۔ بات ایسٹ انڈیا کمپنی کی چلتی تھی اور کمپنی حکیم صاحب سے خوش نہیں تھی۔ اس نے ساری شریفی جاگیر ضبط کر لی اور اولاد کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ بس وہ تین گاؤں کمپنی کی دستبرد سے بچ رہے جو حکیم شریف خاں نے ناداروں کے لیے وقف کیے تھے۔

اِس بُرے زمانے نے خاندانِ شریفی کو ایک نئے زمانے سے روشناس کیا۔ دربار سے وابستگی کا دَور ختم ہو رہا تھا۔ خاندانِ شریفی کی نظر نے آنے والے وقت کی نبض پہچانی اُس نے دربار سے مُنہ موڑ کر خلقت سے رشتہ قائم کیا۔ حکیم صادق علی خاں شاہی طبیب نہ بن سکے تو کیا ہُوا۔ وہ عوامی طبیب بن گئے اور یوں خاندانِ شریفی میں ایک نئی روایت کا آغاز کر گئے۔

حکیم صادق علی خاں اسّی برس سے اوپر جیے ۱۲۶۹ھ میں انتقال کیا۔ سہراب بیگ نے تاریخِ وفات کہی :

طبیب حاذق و عالم حکیم صادق بود

۱۲ ھ ۶۴

حکیم صادق علی خاں نے تین بیٹے چھوڑے :

---

[1] تذکرہ علمائے ہند۔ حاشیہ مترجم صفحہ ۲۲۴ [2] ۱۲۲۲ھ صحیح تاریخ وفات ہے (بیان حکیم محمد نبی خاں) [3] واقعات دار الحکومت دہلی حصہ دوم صفحہ ۴۹ [4] تذکرہ اہل دہلی صفحہ ۷۰

غلام محمد خاں، غلام محمود خاں، غلام مرتضیٰ خاں۔ غلام محمد خاں کہ سب سے بڑے تھے باپ کی زندگی ہی میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ باپ کے انتقال سے چھ سال پہلے جب وہ ابھی چوالیسویں برس میں تھے مکہ معظمہ سے واپس آتے ہوئے دُنیا سے گزر گئے۔ حکیم غلام مرتضیٰ خاں سب سے چھوٹے تھے۔ وہ ریاست پٹیالہ سے وابستہ ہوگئے۔ باپ کے جانشین منجھلے بیٹے حکیم غلام محمود خاں بنے۔

حکیم صادق علی خاں اور اکبر شاہ ثانی آگے پیچھے دُنیا سے سدھارے۔ ان کے بعد ادھر بہادر شاہ ظفر تخت پہ بیٹھے، ادھر حکیم محمود خاں شریفی مسند پر رونق افروز ہوئے۔ دربار کے ساتھ خاندانِ شریفی کا اب کوئی تعلق نہیں رہا تھا۔

حکیم محمود خاں دربار میں کبھی نہیں دیکھے گئے فقیروں کے تکیے پر اکثر دیکھے جاتے تھے۔ دیوبند میں ایک مجذوب تھے گھیسن شاہ۔ حکیم صاحب دلی سے دیوبند پہنچتے اور کئی کئی دن تک ان کی ہمراہی میں پیدل چلتے۔[1] دِلی میں ایک درویش حافظ عبدالرحمٰن نابینا تھے۔ حکیم صاحب ان کے مُرید ہوگئے اور ان کا بتایا ہمیشہ بعد نمازِ مغرب ورد کرتے۔[2]

طبیعت میں غصہ بہت تھا۔[3] "آن بان کے آدمی تھے بعض اطبا، امرا کی عادت بگاڑ دیتے ہیں اور خوشامد میں جس طرح وہ چاہتے ہیں علاج کرتے ہیں، مگر محمود خاں صاحب کی یہ حالت تھی کہ جہاں کسی نے کہا کہ یہ دَوا سرد ہے یا گرم، کہ دیتے گدھے ہو تم کیا جانو۔[4]" مہاراجہ کشمیر کے بلاوے پر کشمیر پہنچے۔ ہاتھوں ہاتھ لیے گئے، عزت و احترام سے ٹھہرائے گئے۔ مگر جب صبح کو مہاراجہ کی نبض دیکھنے کیلیے چلنے لگے تو بتایا گیا کہ مہاراجہ صاحب تو صبح صبح مُسلمان کی شکل دیکھنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ سو نبض اس کے بعد کسی وقت دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ سُن کر اُس وقت تو چُپ ہو رہے مگر جب سہ پہر کو نبض دیکھنے گئے تو ملازم سلفچی آفتابہ اور تولیہ لیے ساتھ تھا۔ مہاراجہ کی نبض دیکھی۔ نبض دیکھنے کے بعد ملازم کو اشارہ کیا۔ ملازم سلفچی آفتابہ اور تولیے کے ساتھ آگے بڑھا حکیم صاحب نے مہاراجہ کے رُو برو وہ ہاتھ جس سے نبض دیکھی تھی سلفچی میں دھویا اور تین مرتبہ پاک کیا۔[5]

اِس رویے کی توجیہہ مولانا اشرف علی تھانوی نے یوں کی

"بات یہ ہے کہ وہ اہلِ کمال تھے اور کمال میں خاصہ ہے استغنا کا۔[6]"

امیروں کے ساتھ غُصّہ، غریبوں ناداروں کے ساتھ نرمی اس مستغنی المزاج حکیم کا شیوہ تھا اور کیا وضعدار آدمی تھے کہ شروع میں جو وضع اختیار کر لی وہ آخر تک قایم رہی۔ کیا گرمی کیا جاڑے، کیا برسات ہر موسم وہی ایک لباس۔ دو پلی ٹوپی، سفید پائجامہ، بر میں تن زیب کا انگرکھا۔ روز صبح کو گھوڑے پر سوار ہو کر سید حسن رسُول نما کے مزار پہ جا کر فاتحہ پڑھنا اور شام کو فٹن میں سوار ہو کر ہواخوری کے لیے نکلنا۔ امیر غریب سب کا علاج یکساں توجہ سے کرنا اور نسخہ ہمیشہ دو پیسے والا لکھنا۔ علاج کے طریقے عجب تھے۔ ایک افغان پیٹ کے درد سے بلبلاتا مطب میں آیا۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھی اور کہا کہ جا چنے کھالے۔ افغان نے جا کر چنے کھائے۔ شام کو مطب میں پھر حاضر ہوا۔ اب اُس کے پیٹ کا درد جاتا رہا تھا۔ کسی عزیز نے پوچھ لیا کہ حکیم صاحب پیٹ کا درد چنوں سے کیسے رفع ہوگیا۔ (باقی آئندہ)

---

[1] یادگارِ دلی، مصنفہ سید احمد ولی اللّٰہی صفحہ ۸۹ [2] یادگارِ دلی، مصنفہ سید احمد ولی اللّٰہی صفحہ ۸۹ [3] مشاہیر سے ملاقات (مرزا فرحت اللہ بیگ) مطبوعہ رسالہ گفتگو بمبئی (جنوری، فروری ۱۹۶۸) صفحہ ۴۳ [4] مولانا اشرف علی تھانوی، سلسلۂ تبلیغ کا چوتھا وعظ 'الظاہر' صفحہ ۴ [5] بیتے زمانے کی دلی صفحہ ۱۳ [6] مولانا اشرف علی تھانوی۔ سلسلۂ تبلیغ کا چوتھا وعظ 'الظاہر' صفحہ ۱۲

حکیم منیر نبی خاں

خاندانِ شریفی

اول

سر سید احمد خان

آج اس کمالات ظاہری و باطنی کا جامع عرصۂ روزگار میں جلوہ گر نہیں۔ علم و عمل ایک ساتھ اس بزرگ بلند فطرت کی ذات میں جمع ہے۔ نہ ان کے علم کی صفت زبان قلم پر آسکتی ہے نہ عمل کی تعریف اندیشہ میں سما سکتی ہے۔ (تذکرہ اہل دہلی صفحہ ۱۹)

آل انڈیا مُسلم لیگ

نواب وقار الملک صاحب کی صدارت میں دسمبر ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ سر سلیم اللہ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی قرارداد پیش کی۔ حکیم محمد اجمل خان نے اس کی تائید کی۔ یہ مسلم لیگ کا حرفِ آغاز تھا۔

(فاؤنڈیشنز آف پاکستان صفحہ ۱۰)

شیخ الہند مولانا محمود الحسن

۵ر نومبر ۱۹۲۰ء میں شیخ الہند علی گڑھ پہنچے اور نئی درسگاہ کا افتتاح کیا۔ نام جامعہ ملیہ اسلامیہ رکھا گیا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خان امیر جامعہ منتخب ہوئے۔

مولانا محمد علی جوہر

دہلی میں ایک پُرانا اور شریف ترین خاندان۔ خاندانِ شریفی ہے جو اس انتشار کی حالت میں بھی ایک اجتماعی کیفیت پیدا کر دیا کرتا ہے اور مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کی ذاتِ گرامی میں وہ کشش ہے کہ ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی کوئی بھی اس کے حلقۂ اثر سے باہر نہیں جا سکتا۔

(مضامین محمد علی صفحہ ۲۱۴)

خواجہ حسن نظامی

خواجہ حسن نظامی نے دلی کی سیر کرنے والوں کو مشورہ دیا کہ جو لوگ دلی کی سیر کو آئیں وہ جمنا جی کے پاٹ کو دیکھیں، قطب صاحب کی لاٹھ کو دیکھیں جامع مسجد جائیں۔ لال قلعہ کا نظارہ کریں اور پھر بلیماران جا کر حکیم محمد اجمل خان کو دیکھیں۔

گاندھی جی

حکیم جی ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ وہ ایک عظیم مسلمان اور اتنے ہی عظیم ہندوستانی تھے۔

(ینگ انڈیا ۱۹۲۸)

سی۔ایف اینڈریوز

سی ایف اینڈریوز نے مطب کا یہ نقشہ دیکھا تو حیران رہ گئے۔ یہ نقشہ دیکھ کر اس پادری کے تصور میں وہ نقشہ کھنچ گیا جو انجیل

میں بیان ہوا ہے "جب شام ہوئی تو اس کے پاس بستی کے ان سب بیماروں لاغروں کو لایا گیا جو موت کے روگ میں مبتلا تھے۔ اور اس نے ان سب کو شفا بخشی" پادری اس نقشہ کو دیکھ کر نقشِ حیرت بن گیا" جب میں حکیم صاحب کے گرد غربا اور مساکین کا ہجوم دیکھتا تھا تو مسیح علیہ السلام میری نظروں میں پھر جاتے تھے۔"

ڈاکٹر علامہ محمّد اقبال

مسیح الملک علامہ ڈاکٹر محمّد اقبال کے معالج خاص رہے جب بھی دِلی آتے شریف منزل میں ہی رہتے۔ طبیعت خراب ہوتی تو صرف حکیم صاحب سے دوا طلب کرتے۔

حکیم مفتی محمّد عبدالواسع

آخر میں اتنا کہوں گا کہ کسی بزرگ کی یاد کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ چند آہیں کھینچ لی جائیں کچھ آنسو بہا دیئے جائیں یا قصیدے اور مرثیے پڑھ دیئے جائیں بلکہ حقیقی یاد یہ ہے کہ اُن کے نقشِ قدم پر چلا جائے۔ اُن کے علم و فن کو زندہ کیا جائے اور اُن کے قائم کئے ہوئے طریقوں اور اصولوں کے لئے زندگی وقف کر دی جائے۔ مسیح الملک کی روح کا مطالبہ ہم سب سے یہی ہے کہ اپنی زندگی کو ہم فن طب اور خدمتِ خلق کے لئے وقف کر دیں اور "میراث پدر خواہی علمِ پدر آموز" پر عمل پیرا ہوں۔

(قول و قلم ص۳۶)

نواب محمّد شریف خان والئ دیر

حکیم محمد اجمل خان والئ دیر کے علاج کے واسطے تشریف لے کر گئے۔ نواب صاحب نے اپنے صاحبزادے اور پانچ ہزار آدمی فقط راستہ کے انتظام کے واسطے مقام درگائی تک جہاں تک ریل ہے بھیجے۔ جب حکیم صاحب نواب صاحب کے علاقہ میں پہنچے تو نواب کے منجھلے صاحبزادے نے معہ ہمراہیاں استقبال کیا اور دو سو روپے حکیم صاحب پر نچھاور کئے۔ دس بارہ روز کے علاج میں نواب صاحب بغیر سہارے چل پھر سکتے تھے۔

(کرزن گزٹ یکم مئی ۱۹۰۴ صفحہ ۱۴)

herbal formulations which are frequently used in Unani practice throughout the country.

(2) To provide standards for drugs and medicine of therapeutic usefulness or pharmaceutical necessity in the Unani practice.

(3) To laydown test for identity, quality and purity.

(4) To ensure as far as possible uniformity in physical properties and active constituents.

(5) To provide all other information regarding the distinguishing characteristics, methods of preparation, dosage, methods of administration as well as various vehicles and their toxicity.

In the end, I would like to propose that standardization of Uni and compound Unani medicine should become the theme not only of this workshop but for the year 1992-93 and for all times to come.

Since the french slogan was of **liberty, equality** and **ferternity** our slogan in the context of standardization of Unani medicine should be **identity,quality** and **purity.**

Thanks

purchases from the manufacturers or retailers directly. The increasing needs of the population and the chronic shortage of authentic raw materials demand that some sort of standard in identification and manufacture of Unani medicines should be brought about. Evolution of standards for Unani drugs, in the modern sense, considering the vast number of such drugs and their formulations, is a time and money-consuming task, and will take considerable time and money for its achievement.

Development of standards for the identity, quality and purity of single drugs, to start with, and of the formulations at a latter stage, is of considerable importance for proper effectiveness and safety of Unani medicine.

In the manufacturing of Unani medicine the first stage will be to standardize the raw materials and gradually standardizing the methods of preparation followed by the quality control of the end product.

The requirement that the list of ingredients be displayed on the label will enable analysists to verify label claims and to that extent will bind the manufacturer. Arrangements to evolve and implement the laydown organolaptic, physical, chemical and biological tests wherever necessary, to identify the drugs and ascertain their quality, and to detect adulterants are of prime importance.

Presently Unani medicine lack accurate methods of assay and in instances where the active constituents are unknown there is no means of assessing therapeutic potency by the of biological assay, while the "Hakims" contension is that it is the effect of the complete extract of the plant which is most desirable. Then perhaps, the biological assay is the only method which can reflect the true activity of the drug most clearly.

Having regards to all these considerations; there should be a **"Unani Advisory Committee"** to assign the following functions:-

(1) To prepare an official pharmacopoeia which contains single drugs whose identity and therapeutic value is beyond doubt and compound

(b) **Unidose self prepared preparations**

The terminology at 2(b) is new and infact I am advancing this nomenclature of product, which is a combination of many herbs in raw form incorporated in single preparation. The components do not have any chemical reaction and their pharmacological benefits become obvious both in-vitro as well as in-vivo trails, the best example is that of Joshanda which contains, Althaea officinalis, Glyeyrrhiza glabra, Malva rotundifolia, Caccinia glauca, Viola odorata, Cordia myxa and Zizpyhus Vulgaris.

All the above mentioned preparations are used by hakims and manufactured by Unani drug manufacturers for the cure of various diseases.

It is however, a fact that no standards have so far been fixed in order to help hakims to select the plants of standard quality. At present these plants are identified by organolaptic methods.

Since, organolaplic method can not be applied to man off sort because of great many variations in the sense of smell, sight, test touch and the responses vary from person to person perfection cannot be ascertained; no standard or yardstick for the quality of the medicinal plant can be proclaimed by this method; authenticity can not be ensured because of the fact that although it is a highly skilled method of standerdization yet it remains a primitive method from the point of view of modern science.

Due to commercialisation in very sphere of life, the old methods of manufacturing Unani Medicine have now been taken over by the modern technological methods of the pharmaceutical industries, accepting in few cases of small scale preparations in urban and rural areas of Pakistan.

On account of increasing urbanization the tendency of dependance towards readymade preparations is in vogue. The hakim prescribes, and the patient

"To serve the ailing humanity"

Our methodology should be to serve the people with love, and care no matter whom, when and where.

In Pakistan the modern system of medicine co-exists with the Unani system. The latter may be divided into two main types, Unani and Ayurvedic medicine. Superficially, Unani and Ayurvedic medicine appear to be alike, as both emphasize the importance of the temperament and humors. The theory of humors presupposes the presence of four humors-**blood, phelgm yellow bile** and **black bile.** The humors themselves are assigned temporaments blood is hot and moist; phelgm cold and moist; yellow bile hot and dry; and black bile cold and dry.

However, Ayurveda in their system is purely Indian in original and has not been influenced by foreign countries.

Whereas, Unani system of medicine originated in ancient Greece and has been influenced by Persian, Arabian and African medicine, the materia medica of Unani System of medicine is derived from many herbs and the final preparation for administration include tablets, pills syrups and semi-solid preparation like "Itrifal" "Jawarish" and "Khamira" etc. Minerals or metalloids such as gold, silver, tin, lead and arsenic are also employed.

In Unani system of medicine approx.80 percent of basic raw material used by Hakims and Unani drug manufacturers is of herbal origin. The medicinal plants are used, either as:-

1. **Unani herbal preparation,** for example, plantago ovata, Glycyrrhiz. glabra, Foeniculum Vulgare, Borago officinalis etc. etc.

2. **(a)** **Compound Multidose herbal preparations,** for example Itrifal-Zamani, Jawarish-e-Kamuni, Hab-e-Azraqi, Khamira Badam, Safuf-e-Bars etc.etc.

STANDARDIZATION OF UNANI FORMULATION

MUNIR N. KHAN, Director, Dawakhana Hakim Ajmal Khan (Pvt) Ltd Railway Road, Lahore.

Allah Says in the Quran:-

Any one who saved a life it would be as if he saved all humanity; equally He warned us that if one takes a life, it is as if he killed all humanity.

Quran S-5, V.35

The Holy Prophet (PBUH) said:-
"A Muslim should desire for his brother what he desires for himself."

I felicitate the enchantment of being a celebrity of the joint venture of ancient and modern systems of medicine in which not only Hakims, but also Scientists, Pharmacists and Doctors from far-fetched areas, who have arrived to attend this "Training workshop on appropriate use of medicinal plants."

This chilled month of November is projecting before us, an admirable combination of ancient and modern world in its full bloom and this credit is surely being awarded to the capital city of Pakistan, Islamabad, which enabled this workshop to be held within its premises.

In modern world we see the swing of the pendulam that is modern man is reverting back to nature, and perhaps because of too much materialism and artificial behaviour he looks at nature, to quench his thirst nature which surely has a therapeutic value.

The objective of this workshop is to tackle the most crucial issue of our times, and that is:-

STANDIZATION OF UNANI FORMULATION

by
MUNIR N. KHAN



Published by

DAWAKHANA HAKIM AJMAL KHAN
(Research Division) Pvt. Ltd.
Railway Road Lahore

موٹاپا کم کرنے کی بہترین یونانی دوا

تقریباً ۵۰ گرام

غیر مضرت رساں

سفوفِ مہزل



دواخانہ حکیم اجمل خان لمیٹڈ لاہور

کراچی راولپنڈی پشاور


۱۰۰ ڈراپس
جوشاندی
ڈراپس
خوش ذائقہ
استعمال میں نہایت آسان
گلے کی خراش کی مفید دوا
اجمل


JOSHANDI AJMALI Sip
Soluble
Herbal Sip for Cold, Coryza and Cough
جوشاندی سپ اجملی
نزلہ، زکام کھانسی کے لیے
دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاکستان
JOSHANDI Sip
JOSHANDI Sip

PERMISSION No: 5374

Monthly **AJMAL** *Lahore*

No.7 (A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd. Vol. 1

FAX ◉ 7120542 —— TEL ◉ 7354226



Printed by **VERSATILE PRINTERS** Ph : (042) 7121920